33862-اہل کتاب سے تعلق رکھنے والی بیوی کے ساتھ معاملات کرنا

سوال

سورۃ المائدہ کی وہ آیت میں جس میں یھود و نصاری کو اولیاء و دوست بنانے کی حرمت بیان کی گئی ہے، کیا اس کا معنی یہ ہے کہ ہم انہیں دوست اور حمایتی بھی نہ بنائیں ؟

کیونکہ بعض کا یہ کہنا ہے کہ : کہ آیت میں صرف مدد و تعاون کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، لیکن قرآن مجید کے انگلش ترجمہ میں اس کا معنی دوستی کیا گیا ہے، تو پھر ہم غیر مسلم بیوی سے کس طرح محبت کرسکتے اور اس سے شریعت اسلامیہ کے مطابق کس طرح معاملات کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

یھود و نصاری اور دوسرے کفار کے ساتھ معاملات
کرنے میں شریعت اسلامیہ نے کچھ قواعد و ضوابط اور قانون وضع کیے ہیں ان میں کچھ کو ہم
ذیل میں آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں :

اول :

کافر کے ساتھ مباح امور اور معاملات میں بات چیت کی جاسکتی ہے۔

دوم :

کافر کو دوست اور ولی نہیں بنایا جاسکتا، کافر کو دوست اور ولی بنانے کی کئی ایک
شکلیں اور صورتیں ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

ان سے مانوس ہو کر ان میں گھل مل جانا اور ان کے ساتھ رہنا، یا پھر انہیں دوست
بنانا اور اپنے دلی دوست بنانا، یا مومنوں کے مقابلہ میں کافروں کو ترجیح دینا اور انہیں
مقدم رکھنا، یا ان سے محبت و الفت رکھنا، وغیرہ۔

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**{اللہ تعالی اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ تعالی اور اس کے رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہیں پائیں گے**

،اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کا کنبہ وقبیلہ کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں}۔ المجادلۃ (22) ۔

سوم :

خرید وفروخت اور قرض وغیرہ کے معاملات کفار سے کیے جاسکتے ہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے اسلحہ عاریتا حاصل کیا تھا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ یھودیوں سے غلہ خریدا تھا ۔

اور اہل کتاب میں سے جو بیوی ہو اس کے ساتھ معاملات کرنے بھی صحیح ہیں ، اس کے بارہ میں اللہ تعالی نے ہمیں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

۔{جن لوگوں نے تم سے دین کے بارہ میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلاوطن نہیں کیا ان کے ساتھ حسن سلوک ، احسان اور منصفانہ طور پر بھلے برتاؤ کرنے میں اللہ تعالی تمہیں منع نہیں کرتا ، بلکہ اللہ تعالی تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے}۔ الممتحنۃ (8) ۔

تو اس طرح اہل کتاب میں سے جو بیوی ہو اس کے ساتھ عدل انصاف اور احسان کرنا جائز ہوا ، اور اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ، اور نہ ہی یہ موالاۃ اور دوستی میں شمار ہوتی ہے ۔

کاسانی رحمہ اللہ تعالی نے بدائع الصنائع (270/2) میں کہا ہے :

مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مشرکہ عورت سے شادی کرے اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

۔{اور مشرک عورتوں سے اس وقت تک شادی نہ کرو جب تک کہ وہ مومن نہ بن جائیں}۔ ۔

اور کتابیہ عورت یعنی اہل کتاب یھود ونصاری کی عورت سے شادی کرنا جائز ہے ، اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

۔{اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیے گئے ہیں ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں ، جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو ، اس طرح کہ تم ان کے باقاعدہ نکاح کرو}۔ المائدۃ (5) ۔

فرق یہ ہے کہ اصل میں توکافرہ عورت سے مسلمان کا نکاح کرنا جائزنہیں ، کیونکہ کافرہ عورت سے شادی اوراس کے ساتھ مخالطہ میں باوجوداس کے دونوں کے مابین دینی دشمنی پائی جاتی ہے محبت ومودت اورسکون نہیں پایا جائے گا جوکہ نکاح کے مقاصد میں شامل ہے ۔

صرف اہل کتاب کی عورت سے اس کے اسلام لانے کی امید پرشادی کرنی جائزقرار دی گئی ہے ، اس لیے کہ وہ اجمالی طورپر پہلے انبیاء اورکتابوں پر ایمان رکھتی ہے ، اورصرف اس کا ایمان تفصیلی بنا پر صحیح نہیں اس بنا پرکہ اسے خلاف حقیقت بتایا گیا ہے اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ جب بھی اسے معاملے کی حقیقت کے بارہ میں بتایا جائے تووہ اس پر متنبہ ہوگی ۔

اس کی حالت سے تو یہی ظاہر ہوا ہے جس پر اس کے معاملہ کی بنیاد ہے اوراس کی بنیاد خواہشات اورطبیعت پر نہیں ، اورخاوند اسے اسلام کی دعوت دے گا اوراسے حقیقت حال کا بھی بتائے گا تواس کا مسلمان کے نکاح ہونے کا فائدہ یہ ہوا کہ اس کے اسلام لانے کی امید ہوگی تو اس اچھے اوربہتر انجام کی بنا پراس سے مسلمان کا نکاح جائزہوا ۔

مشرک عورت کے خلاف کیونکہ اس نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک خود اختیار کیا ہے اوراس کا انبیاء اوررسل پر ایمان بھی نہیں جوکہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دلیل اور حجت کومد نظر نہیں رکھتی ، اورنہ ہی دعوت وتبلیغ کے وقت اس کی طرف متوجہ ہی ہوتی ہے ، بلکہ وہ اپنے اباء واجداد کی تقلید اوراپنے نفس کی خواہش پر جمی رہتی ہے ۔

تواس طرح کافرہ اورمشرکہ عورت سے شادی کرنا اس بہت اوراچھے انجام سے خالی ہے اوراس کے ساتھ ساتھ ان میں دینی دشمنی بھی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے محبت ومودت بھی قائم نہیں ہوگی تواس لیے ان کا آپس میں نکاح کرنا جائزنہیں ۔ اھ کچھ کمی بیشی کے ساتھ ۔

اوراپنی کتاب " حاشیۃ العدوی (273/1) میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

یہ قول (اورہم اسے چھوڑتے ہیں جوتیرے ساتھ کفر کا ارتکاب کرتا ہے) یعنی ہم تیری علاوہ کسی اورکی عبادت کرنے والے سے محبت نہیں کرتے ، اورنہ ہی اس کی دین سے محبت کرتے اورنہ ہی اس کی طرف مائل ہی ہوتے ہیں ۔

اور یہ کتابی عورت سے نکاح کرنے میں معارض اور مخالفت نہیں کیونکہ کتابی عورت سے شادی کرنے میں اس کا میلان ہے اور اس سے نکاح معاملات میں سے ہے ، اور مراد دین سے بغض ہے ۔ اھ۔

آپ مزید تفصیل اور فائدہ کے لیے سوال نمبر (
34559) اور سوال نمبر (
11793) اور (
10342) اور (
26721) اور سوال نمبر (
23325) کا بھی مراجعہ
کریں ۔

واللہ اعلم .